رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L. 5254

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: سہ شنبہ * ۱۱ شعبان سنہ ۱۳۷۴ ھ

جلد ۴۴/۹ | ۵ شہادت ۱۳۳۴ ھش * ۵ اپریل سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۸۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ تار جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:۔

کراچی ۲ اپریل پونے پانچ بجے دوپہر (بذریعہ تار) حضور کل دن بھر مصروف رہے رات آرام سے گذری آج صبح حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً پرسکون ہے۔

کراچی ۳ اپریل ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر (بذریعہ تار) کل دن کے وقت حضور کی طبیعت کسی قدر ناساز رہی مگر رات بفضلہ آرام سے گذری اور حضور کو اچھی نیند آگئی۔ آج صبح حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مجوزہ سفر یورپ

اور جماعت کو خاص دعاؤں کی تحریک

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سفر یورپ کے ارادہ سے کراچی تشریف لے گئے ہوئے ہیں اور وہاں سے انشاء اللہ عنقریب یورپ روانہ ہو جائیں گے۔ جماعت کے دوستوں کو اس موقعہ پر خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ سفر مقدر ہے تو وہ اپنے فضل و کرم سے حضور کو خیریت کے ساتھ لے جائے اور پوری طرح صحت یاب کر کے کامیاب اور بامراد واپس لے آئے اور حضور کے اس سفر کو دین و دنیا اور ظاہر و باطن اور حال و مستقبل کے لحاظ سے مفید اور بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین

جیسا کہ میں نے اپنے ایک سابقہ اعلان میں ذکر کیا تھا حضور کی یہ بیماری اعصابی نوعیت کی ہے جو کثرت کار اور کثرت افکار کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے بعض ڈاکٹر صاحبان اسے پورا فالج تو نہیں مگر فالج کی ایک ہلکی اور جزوی قسم جسے انگریزی میں پریسز (Paresis) کہتے ہیں قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ کراچی کے ڈاکٹروں کی تشخیص بھی یہی ہے کہ یہ فالج (یعنی Paralysis) نہیں ہے بلکہ پریسز (Paresis) ہے لیکن بعض ڈاکٹر اسے مطلقاً فالج قرار دیتے ہی نہیں۔ بلکہ ایک خاص نوع کی اعصابی تکلیف قرار دیتے ہیں جو کثرت کار اور کثرت افکار کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ بہرحال بیماری کی جو بھی نوعیت ہو ہر دو تشخیصوں کے لحاظ سے اسوقت حضور کو آجکل کامل جسمانی اور دماغی سکون کی ضرورت ہے اسلئے دوستوں کو دعاؤں کے علاوہ یہ بھی احتیاط رکھنی چاہیئے کہ ان ایام میں حضور کی خدمت میں کوئی ایسا خط یا رپورٹ نہ بھجوائی جائے جو کسی جہت سے فکر اور تشویش پیدا کرنے کا موجب ہو کیونکہ موجودہ حالت کا یہ تقاضا ہے کہ ان ایام میں تمام فکروں اور بوجھوں کو جماعت خود اپنے سر اور کندھوں پر لے لے اور اپنے امام کو ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ہر قسم کے فکر اور تشویش سے آزاد رہ کر سکون حاصل کرنے کا موقعہ دے امید ہے کہ سب دوست اس پہلو کو خصوصیت کے ساتھ مدنظر رکھ کر حضرت صاحب کی صحت کی بحالی میں عملاً ہاتھ بٹاتے ہوئے عنداللہ ماجور ہوں گے

اس موقعہ پر میں احباب کی خدمت میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ تاریخ اور ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح سے پتہ چلتا ہے۔ ایسے موقعوں پر جب کہ امام کسی دور دراز کے سفر پر ہو بیرون از جماعت مخالفین اور اندرون جماعت منافقین امام کی غیر حاضری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مختلف قسم کے اندرونی اور بیرونی فتنے برپا کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم کے سفر تبوک کے موقعہ پر ہوا۔ اس لئے احباب جماعت کو عموماً اور امراء جماعت اور صدر صاحبان کو خصوصاً اس امکانی خطرے کی طرف سے بھی ہوشیار رہنا چاہیئے اور اپنے مخصوص اتحاد اور قربانی اور چوکسی اور احساس ذمہ داری اور بیدار مغزی سے ثابت کر دینا چاہیئے کہ کوئی اندرونی یا بیرونی خطرہ انہیں خدا کے فضل سے غفلت کی حالت میں نہیں پا سکتا اور نہ ان کے پائے ثبات میں کسی قسم کی لغزش پیدا کر سکتا ہے۔

بعض مخالفین ابھی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے پیش آمدہ سفر کے متعلق بعض جھوٹی اور بے بنیاد افواہیں مشہور کر رہے ہیں بلکہ بعض افواہوں کو تو اخبار وں تک میں بھی جگہ دیکر فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس قسم کی افواہوں کے متعلق بھی جماعت کے ذمہ دار طبقہ بلکہ ہر احمدی کو ہوشیار رہنا چاہیئے جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے حضور کا یہ سفر علاج اور صحت کی غرض سے ہے اور ایسے موقعہ پر عزیزوں کی معتدبہ تعداد اور مناسب عملہ کو ساتھ لے جانے کا خیال آنا ایک طبعی امر ہے اور اب تو ابتدائی تجویز شدہ تعداد میں آخری نظر ثانی کے وقت کافی کمی بھی کی جا رہی ہے بہرحال اس قسم کے سفر کو جو خالصتہً علاج اور صحت کی غرض سے اختیار کیا جا رہا ہے۔ بے بنیاد افواہوں کا نشانہ بنانا اس گندی ذہنیت کا مظہر ہے جو بدقسمتی سے ملک کے ایک طبقہ میں ہمارے متعلق پائی جاتی ہے۔ مگر یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ خدا کے فضل سے ملک کا شریف اور سمجھدار طبقہ اس قسم کے خلاف اخلاق رجحانات سے پاک ہے اور بعض عقائد میں اختلاف کے باوجود ہمارے ساتھ انصاف اور ہمدردی کا رویہ رکھتا ہے۔ چنانچہ موجودہ بیماری میں بھی کثیر التعداد غیر احمدی اصحاب نے حضرت صاحب کی عیادت میں حصہ لیتے ہوئے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ...

(مرزا بشیر احمد ربوہ ۴ اپریل ۱۹۵۵ء)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ اپریل ۱۹۵۵ء

تقویٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام مورخہ ۲۳-۳-۵۵ میں فرمایا ہے:۔

"مجھے ایک حد تک تشویش تو ہے لیکن مایوسی نہیں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کے جواب میں اپنی مدد ضرور بھیجے گا۔ اور معجزانہ رنگ میں مدد بھیجے گا۔ اگر میری دعاؤں کی تائید میں جماعت کی دعائیں بھی شامل رہیں تو انشاءاللہ تاثیر بڑھ جائے گی۔ احباب کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کبھی ذمہ دار افسر اِدھر اُدھر ہوتا ہے۔ تو شریر لوگ فتنہ پیدا کرتے ہیں۔ ہماری جماعت بھی ایسے شریروں سے خالی نہیں۔ بعض لوگ اپنے لئے درجہ چاہتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے لئے شہرت چاہتے ہیں۔ ایسا کوئی شخص بھی پیدا ہو یا کوئی بھی آواز اٹھائے۔ خواہ کسی گاؤں میں یا شہر میں یا علاقہ میں تو اس کی بات کو کبھی برداشت نہ کریں۔ کبھی نہ سمجھیں کہ یہ معمولی بات ہے۔ فساد کوئی بھی معمولی نہیں ہوتا۔ حدیثیں اس پر شاہد ہیں۔ جب کوئی شخص اختلافی آواز اٹھائے فوراً لاحول اور استغفار پڑھیں۔ اور خواہ آپ عمر میں سب سے چھوٹے ہوں۔ اور درجے میں سب سے چھوٹے ہوں۔ اور خواہ آپ کے بزرگ اس فتنہ انداز کی بات کی تائید کر رہے ہوں۔ فوراً مجلس میں کھڑے ہو جائیں۔ اور لاحول پڑھ کر کہہ دیں کہ ہم نے احمدیت کو خدا کے لئے اختیار کیا تھا۔ ہمارا آسمانی باپ خدا ہے۔ اور ہمارے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جماعت میں فتنہ پھیلانے والی بات اگر ہمارے عزیز ترین وجود سے بھی ظاہر ہوئی۔ تو ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔"

اس سے جہاں اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل میں جماعت کی کس قدر محبت ہے اور آپ کو اس کی کتنی فکر ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے علاج کے لئے تھوڑے دنوں کے لئے مرکز سے غیر حاضر ہوں گے۔ اور ان چند دنوں میں یہاں کی جماعتوں کو آپ سے جلد از جلد ملاقات اور راہ نمائی کا موقعہ نہیں ملے گا۔ حضور اس کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اس لئے فکرمند ہیں۔ کہ کہیں جماعت کو بعض لوگوں کی وجہ سے نقصان نہ پہونچے۔ جس طرح ایک مہربان باپ تھوڑے دنوں کے لئے سفر پر جاتے وقت اپنے کنبہ کے لئے فکرمند ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کو نصیحت کرتا ہے کہ میری واپسی تک باہم محبت اور اتفاق سے رہنا۔ اور ہر کام چوکس ہو کر کرنا۔ اور وہ اپنے سفر کی تکالیف کو بھول جاتا ہے۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو سفر پر جاتے ہوئے اپنے علاج کا اتنا خیال نہیں جتنا کہ جماعت کا خیال ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے جن کے سپرد اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی پرداخت کرتا ہے۔ اپنی اس امانت کے برقرار رکھنے میں اسی قدر انہماک رکھتے ہیں جس طرح ایک مشفق ماں اپنے نوزائیدہ بچہ کے لئے مضطرب ہوتی ہے۔ اور اس کی ذرا ذرا سی ضرورت کا خیال رکھتی ہے۔ اس کو ذرا تکلیف نظر آتی ہے تو بے چین ہو جاتی ہے۔ اور ہر وقت اس تشویش میں پڑی رہتی ہے کہ کہیں بچہ کو کوئی ضرر نہ پہنچ جائے۔ جس طرح ماں کے دل میں اپنے بچہ کے لئے یہ فطری محبت اور تشویش ہوتی ہے۔ اسی طرح ان بندوں کے دلوں میں جماعت کے لئے فطری محبت اور تشویش ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جماعت کے لئے اس قدر تشویش آپ کی حقانیت کی ایک بیّن دلیل ہے۔ اور آپ کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے المصلح الموعود ہونے کا ثبوت ہے۔ جس کی پیشگوئی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کھڑی کی ہوئی جماعت کے لئے جو احیاء اسلام کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ اتنی تڑپ اتنی تشویش وہی ظاہر کر سکتا ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہو جس کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کی اتنی محبت اور جذبہ نگہداری رکھ دیا ہو۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ احساس دیا گیا ہو۔ کہ جماعت کی راہ نمائی کرنا اس کی کمزور کشتی کو طوفانوں سے موجوں کے تھپیڑوں اور بھنوروں کے گھیروں سے بچا بچا کر صحیح و سلامت ساحل پر لگانا اس کا ہی فرض ہے۔

الغرض حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تشویش ظاہر کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے وجود میں ہمیں خلافت کی نعمت عطا ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو ہماری اتنی فکر ہے۔ اور یہی فکرمندی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ خلافت واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اور جس قوم کو یہ نعمت ملتی ہے وہ نہایت خوش نصیب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ نعمت عطا کی ہے۔ تو اس سے ہمارے فرائض اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ ہمارا یہ احساس اور بھی تیز ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت ہمیں اس لئے عطا کی ہے۔ کہ اس نے ہمیں اپنے ایک عظیم مقصد کے حصول کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور ہم نے وہ مقصد بہر طور حاصل کرنا ہے۔

جو اقتباس ہم نے اوپر حضور کے پیغام سے نقل کیا ہے یہ نہایت ضروری ہے۔ اور اس کے متعلق ہماری ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ خاصکر ہمارے نوجوانوں کی ذمہ داری۔ جن کو جیسا کہ اسی اقتباس سے معلوم ہوتا ہے۔ حضور نے انہیں خاص طور پر مخاطب کیا ہے۔ اس لئے یہ امر

(باقی صفحہ ۸ پر)

عذرِ سفر ہو تیری علالت خدا کرے

عذرِ سفر ہو تیری علالت خدا کرے
قوموں کے واسطے ہو یہ رحمت خدا کرے

مادہ پرستیوں نے ہے جن کو سُلا دیا۔
بیدار انہیں کرے تری دعوت خدا کرے

بیمار ان کی رُوح ہے بیمار تو نہیں
حاصل ہو ان کی روح کو صحت خدا کرے

وہ جن کو آج اپنی فراست پہ ناز ہے
مل جائے ان کو دیں کی فراست خدا کرے

جن کو لگا ہے اپنی ہی حکمت سے آج خوف
"خوفِ خدا" کی جان لیں حکمت خدا کرے

جو اَخطاظِ نفس میں ہیں ڈھونڈتے فرار
پائیں "غمِ معاد" کی لذت خدا کرے

آنکھوں سے اپنی ابنِ مسیحا کو دیکھ لیں
عالم کو ہو نصیب یہ نعمت خدا کرے

تنویرؔ اپر دعا ہے دلِ ناصبور کی
حاصل ہو جلد شرفِ زیارت خدا کرے

ضروری اعلان

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ شیخ فیض قادر حال ساکن کراچی جو باٹا کمپنی میں ملازم تھے۔ جب باٹا کمپنی نے انہیں نکالا۔ تو انہوں نے مجھ سے ۲۰،۰۰۰ روپیہ طلب کیا۔ کہ وہ تجارت کرینگے۔ میں نے وہ روپیہ ان کو دے دیا۔ اور ساتھ شرط تھی۔ کہ انٹرنیشنل تجارت کرنی ہے۔ پاکستان کے اندر کی تجارت نہیں کرنی۔ کیونکہ وہ زیادہ نفع مند ہوتی ہے۔ اور لاہور میں جو مکان ملا ہوا تھا اس میں ان کو دوکان کے لئے حصہ دیا۔ اور رہائش کے لئے بھی۔ لیکن انہوں نے معاہدہ کے خلاف تجارت کی۔ اور اس میں نقصان اٹھایا۔ تب میں نے ان سے کہا کہ کئی ہزار کا جو نقصان ہو چکا ہے اس سے جو روپیہ بچا ہے۔ وہ مجھے دے دو۔ باقی پر میں صبر کرنے کی کوشش کرونگا۔ اس کا انہوں نے وعدہ کر لیا۔ یہ شیخ فیض قادر صاحب وہ ہیں۔ جن کے والد بھی میرے پاس ملازم تھے۔ بھائی بھی اور بھتیجے بھی میرے پاس ملازم تھے۔ اور ان کے کئی مواقع تعلیم شادی وغیرہ میں دل کھول کر مدد کرتا رہا ہوں ان کا فرض تھا کہ میرے ساتھ کم از کم دھوکہ نہ کرتے۔ مگر باوجود اقرار کر لینے کے انہوں نے وہ تجارت بند نہ کی۔ اور وہ روپیہ مجھے نہ دیا۔ بلکہ اس میں سے ایک معقول رقم اپنے اخراجات کے لئے ماہوار نکالتے رہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد مطالبہ کیا کہ میرے آپ کے ذمہ اتنے روپے ہیں۔ جب ان کو ان کی تحریر آ دکھا دی گئیں۔ کہ آپ تو اقرار کر چکے ہیں۔ کہ میں تجارت نہیں کروں گا۔ اور آپ سے تنخواہ وصول نہیں کرونگا۔ تو انہوں نے ایک معاہدہ لکھ دیا۔ جس میں یہ شرطیں کیں۔ کہ وہ آئندہ چار ہزار روپے سالانہ کر کے نقصان کی رقم ادا کر دیں گے۔ لیکن اس معاہدہ کو پانچ سال گزر گئے ہیں۔ انہوں نے چار ہزار چھوڑ کے چار روپے بلکہ چار آنہ بھی ادا نہیں کئے۔ احباب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ لین دین کی غلطی نہیں۔ بلکہ اسلامی شرافت کی تضحیک اور خلافت در زی ہے۔ اس لئے نہیں کہ یہ فعل انہوں نے میرے ساتھ کیا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ جماعت کے اخلاق بلند ہوں۔ میں ان کے جماعت سے اخراج اور مقاطعہ کا اعلان کرتا ہوں۔ کیونکہ میں ربوہ سے باہر ہوں۔ اس لئے امور عامہ کی رپورٹ کا انتظار میں نہیں کرتا۔ اور اعلان کرتا ہوں۔ کہ شیخ فیض قادر سابق ساکن کھاریاں حال کراچی کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ اور ان سے کلی طور پر مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ آئندہ جو ان سے ملے گا۔ کم سے کم میں اس سے نہیں ملونگا۔ باقی ایسا شخص جس کی چار پشتیں ممنون احسان ہوں۔ وہ اگر ایسا سلوک کرے۔ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ خدا اس سے کیا معاملہ کرے گا۔ میں بد دعا نہیں کرتا۔ مگر ایسے شخص اور اس سے ہمدردی رکھنے والوں کے لئے دعا کرنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ کیونکہ اس طرح جماعت کے اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں۔

خاکسار:۔ (دستخط) مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

رسالہ "الفرقان" کا جماعت اسلامی نمبر

"الفرقان" کا آئندہ شمارہ "جماعت اسلامی نمبر" ہوگا۔ یہ خاص نمبر یکم مئی کو شائع ہو رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ جماعت اسلامی کے متعلق پوری معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ نمبر ضرور خریدیں۔

الفرقان کے صفحات سو سے زیادہ ہوں گے۔ اور نہایت قیمتی اور ٹھوس مقالات شائع ہو رہے ہیں۔ ایک نسخہ کی قیمت ایک روپیہ اور دس رسالے خریدنے والے سے فی نسخہ چودہ آنہ اور سو رسالے خریدنے والے سے بارہ آنے فی نسخہ رقم لی جائے گی۔ دس یا دس سے زیادہ کے خریدار اگر مندرجہ بالا حساب سے رقم ۱۵ اپریل تک ادا کر دیں گے۔ تو ہر دس رسالوں پر ایک رسالہ زائد مفت دیا جائے گا۔

صدر صاحبان و سکرٹریان تبلیغ کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعت کے لئے مطلوبہ تعداد سے فوراً مطلع فرمائیں۔ (مینجر الفرقان ربوہ)

قرآن مجید کے جرمن ترجمہ پر جرمنی کے ایک رسالہ کا تبصرہ

اشاعت اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی خاص طور پر قابل ذکر ہے

جماعت احمدیہ نے قرآن مجید کا جرمنی زبان میں جو ترجمہ شائع کیا ہے۔ اس پر ایک جرمن رسالہ "Fier Arlbert und Besinnung Stutt gest" (۲۳ مورخہ ۱/۵۵) نے تبصرہ کیا ہے۔ جس کا خلاصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔ (نائب وکیل تالیف و تصنیف ربوہ)

انیسویں صدی میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس جماعت نے حال ہی میں قرآن کریم کا ترجمہ جرمن زبان میں شائع کیا ہے۔ اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ اسے ایک اسلامی جماعت نے خود اپنے زیر اہتمام شائع کیا ہے۔ اور جرمن ترجمہ کے ساتھ عربی متن بھی دیا گیا ہے۔ احمدیہ جماعت کی بنیاد (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے ۱۸۸۹ء میں رکھی۔ جو ۱۸۳۵ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے دعوے کیا۔ کہ وہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق چودھویں صدی کے سر پر بطور مسیح اور مہدی ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔ اور ۱۹۱۴ء سے حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جماعت کے دوسرے خلیفہ اور امام ہیں۔ اس ترجمہ قرآن کریم کا دیباچہ انہی کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ اسی دیباچہ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اسلام سے پہلے مذاہب وقتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے آئے تھے لیکن حضرت نبی کریم اور اسلام کے ذریعہ مذہب کی تکمیل ہوئی۔ مثال کے طور پر حضرت مسیح صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے آئے تھے۔ گو ان کے حواریوں نے بعد میں دوسروں کو تبلیغ کرنی بھی شروع کی۔ لیکن حضرت مسیح کا یہ مشن نہ تھا۔ کیونکہ متی ۱۰/۲۳ میں صاف لکھا ہے۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے جب تک کہ ابن آدم نہ آ لے گا۔"

پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ذریعہ اسلام سے پہلے قائم شدہ مذاہب کے اختلافات کو دور کیا گیا۔ جو وقتی اور قومی تعلیموں کی وجہ سے پیدا ہو گئے تھے۔ پس گزشتہ مذاہب کا اختلاف اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ دنیا کو متحد کرنے والی آخری تعلیم کے راستہ میں روک نہیں بلکہ ان کا وجود بھی ایک ایسی عالمگیر اور کامل تعلیم کا متقاضی ہے۔

عہدنامہ قدیم انسانی ضروریات کو مکمل طور پر پورا کرنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ اس میں تناقضات اور اختلافات موجود ہیں۔ اور اس میں مصنف نے اپنے خیالات کو بھی درج کر دیا ہے۔ پھر عہدنامہ قدیم میں ظالمانہ احکام موجود ہیں۔ غلاموں کے لئے سخت اور انسان سوز احکام درج ہیں۔ چنانچہ خروج ۲۱/۲۰-۲۱ میں لکھا ہے۔ "اگر کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو لاٹھی سے مارے۔ اور وہ مار کھاتی ہوئی مر جائے۔ تو اسے سزا دی جائے۔ لیکن اگر وہ ایک دن یا دو دن جئے تو اسے سزا نہ دی جائے۔ اس لئے کہ وہ اس کا مال ہے" اس تعلیم میں غلاموں کے لئے کتنی سختی ہے۔ پھر بائیبل میں خلاف عقل تعلیم بھی موجود ہے۔ چنانچہ احبار باب ۲۰ آیت ۲۷ میں لکھا ہے۔ "مرد یا عورت جس کا یار دیو ہے یا جادوگر ہے۔ تو وہ قتل کئے جاویں۔ چاہیے کہ تم ان پر پتھراؤ کرو۔ اور ان کا خون انہیں پر ہووے"۔ یہ کیسی تعلیم ہے۔ یہ سب اختلافات ظالمانہ اور خلاف عقل تعلیمات قرآن کریم کی ضرورت پر دلالت کرتی ہیں۔

عہدنامہ جدید یعنے اناجیل مسیح کے اقوال پر مشتمل نہیں۔ کیونکہ مسیح اور ان کے حواری یہودی النسل تھے۔ اس لئے اگر مسیح کا کوئی قول محفوظ ہو سکتا ہے۔ تو عبرانی زبان میں لیکن انجیل کا کوئی نسخہ عبرانی زبان میں محفوظ نہیں۔ بلکہ تمام اناجیل یونانی زبان میں ہیں۔ اناجیل کے اندر بھی اختلافات اور توہمات کثرت سے پائے جاتے ہیں مثلاً مرقس ۱/۱۲-۱۳ میں لکھا ہے۔

"اور روح اسے فی الفور بیابان میں لے گئی اور وہ وہاں بیابان میں چالیس دن تک رہ کے شیطان سے آزمایا گیا۔ اور جنگل کے جانوروں کے ساتھ رہتا تھا اور فرشتے اس کی خدمت کرتے تھے۔" وہ انسان جو حضرت مسیح کی عظمت اور ان کے مقام کا قائل ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہے۔ کہ مقامات اناجیل میں بعد میں داخل کئے گئے ہیں۔ پھر مسیح نے اناجیل میں اپنے نہ ماننے والوں کے خلاف جو سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مثلاً انہیں سور اور کتے قرار دیا اور اپنی والدہ کا بھی لحاظ نہیں کیا۔ اور

اس کی بے ادبی کی۔ یہ سب امور ہماری رائے میں بعد کے آنے والے لوگوں نے ایجاد کئے ہیں۔ جبکہ مسیح اس دنیا سے جا چکے تھے اور ایک مصنوعی اور خیالی مسیح اس زمانہ کے نادان اور دین سے ناواقف لوگ بنا رہے تھے۔ ان سب امور کے پیش نظر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نئے الہام کی ضرورت تھی۔ جو اس قسم کی غلطیوں سے پاک ہو۔ اور بنی نوع انسان کو اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ روحانیت کی طرف لے جائے۔ اور وہ کتاب قرآن مجید ہے۔ قرآن کریم ایک مکمل اور عالمگیر شریعت ہے جو کامل نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے وجود باجود سے معرض وجود میں آئی۔

بائیبل میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی آمد کے بارہ میں متعدد پیشگوئیاں بھی موجود ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ کے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے جس طرح حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ پورے ہوئے۔ اسی طرح حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے جو وعدے تھے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود سے پورے ہوئے۔ اسی طرح حبقوق یسعیاہ اور دانیال کی پیشگوئیوں کے مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ اور استثنا $\frac{18}{16-20}$ کی پیشگوئی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود میں نہ کہ مسیحؑ کے وجود میں پوری ہوئی۔ کیونکہ اس پیشگوئی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک نئی شریعت کے حامل ہیں۔ اور مسیحؑ کو کوئی شریعت نہیں دی گئی۔ اور پھر اس پیشگوئی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل تعلیم دی گئی۔

اسی طرح متی $\frac{21}{33-46}$ کی پیشگوئی کے مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ آخر وہ کون تھا۔ جس سے عیسائیت اور یہودیت ٹکرائی۔ اور پاش پاش ہوگئی۔ یہ سب امور دیباچہ میں بیان کئے گئے ہیں۔

قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ جو ۲۳ سال کے عرصہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا۔ حضرت مسیح خدا کے بیٹے نہیں بلکہ دیگر انبیاءؑ کی طرح ایک نبی تھے۔ اور وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اسلام اور قرآن کے ذریعہ ہی دین ایمان کی تکمیل ہو سکتی ہے۔ عیسائی دنیا اس سوال کا جواب کیا دیگی۔ کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اور نبی کریمؐ کے ذریعہ دین کی تکمیل ہوئی۔ امام جماعت احمدیہ اس دیباچہ میں عیسائی دنیا کو مندرجہ ذیل الفاظ میں چیلنج کرتے ہیں:۔

"اگر مسیحی پوپ یا اپنے آرچ بشپوں کو اس بات پر آمادہ کریں۔ کہ وہ میرے مقابل پر اپنے پر نازل ہونے والا تازہ کلام پیش کریں۔ جو خدا تعالیٰ کی قدرت اور علم غیب پر مشتمل ہو۔ تو دنیا کو سچائی کے معلوم کرنے میں کس قدر سہولت ہو جائیگی"۔

امام جماعت احمدیہ اپنے آپ کو مصلح موعود مانتے ہیں۔ جن کی پیدائش کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی پیدائش سے پانچ سال قبل ۱۸۸۴ء میں دی تھی۔ وہ اپنے الہامات کو اسلام اور قرآن کی صداقت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ اور ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ قرآن کے نئے علوم ان پر کھولے گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ جہاد کی تعریف یہ نہیں کرتی۔ کہ آنے والا مسیح اور مہدی کافروں کا تلوار سے قلع قمع کرے گا۔ ان کے عقیدہ کے مطابق حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ صلیب سے زندہ اترے۔ اور پھر مرہم عیسیٰ کے ذریعہ شفا پائی۔ اور بعد میں کشمیر گئے۔ اور سری نگر میں فوت ہوئے۔ ان کے نزدیک یہ بات غلط ہے۔ کہ قرآن کریم معجزات کا قائل نہیں۔ بلکہ قرآن کریم پورے یقین کے ساتھ ان کا ذکر کرتا ہے۔ اور امام جماعت احمدیہ نے دیگر امور کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کو بھی معجزات قرار دیا ہے۔ ہاں قرآن کریم اس قسم کی جاہلانہ باتیں نہیں کہتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حقیقی مُردے زندہ کیا کرتے تھے۔ یا سورج اور چاند کی رفتار کو ٹھیرا دیا کرتے تھے۔ یا پہاڑوں کو چلایا کرتے تھے۔ یہ تو بچوں کی کہانیاں ہیں۔ ان باتوں کو قرآن کریم نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے۔ نہ کسی اور نبی کی طرف۔ بلکہ اگر پہلی کتب میں اس قسم کی باتیں استعمال ہوئی ہیں۔ تو قرآن کریم ان کی تشریح کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے۔ کہ یہ باتیں محض استعارۃً استعمال ہوئی ہیں۔ اور لوگوں نے انہیں حقیقی رنگ دینے میں غلطی کی ہے۔ مسیحؑ کی الوہیت اور ان کی طرف خدائی قوتوں کو منسوب کرنے کا بھی جماعت احمدیہ نے رد کیا ہے۔

جماعت احمدیہ اس بات کو بھی پیش کرتی ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دائرہ رسالت میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات کے برعکس تمام دنیا کو مدنظر رکھا۔ ان کی تعلیمات میں حضرت موسیٰؑ کی تعلیمات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نرمی اور بردباری اور محبت کی تعلیمات کامل طور پر موجود ہیں۔ وہ دشمنوں کو معاف کرنے اور اپنی زندگی کے لئے بالخصوص عالمگیر اور کامل مثال ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات کو بھی واضح کیا ہے۔ کہ انہوں نے قرآنی مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے خلاف کبھی نہیں لکھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ بلکہ جہاں جہاں انہوں نے مسیحؑ پر تنقید کی ہے۔ وہاں انجیل کے مسیح پر انجیل کی تعلیمات کے مطابق الزامات لگائے ہیں۔ جسے وہ دنیا کا نجات دہندہ اور خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ اگر نجات مسیح کے دامن سے ہی وابستہ ہے۔ تو پھر اس بات کا کیا جواب ہے۔ کہ جو انبیاءؑ اور راستباز لوگ مسیح سے پہلے گذرے۔ ان کی نجات کیسے ہوئی۔ جبکہ وہ مسیح پر ایمان نہیں لائے تھے۔

اسلام اب عیسائیت کے خلاف زور سے حملہ آور ہے۔ اور احمدیت کے مرکز میں اس کی خوب تیاری ہو رہی ہے۔ اور یہ امر عیسائی دنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے"۔

کیا آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تعمیل کر رہے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ آپ نے پڑھا ہوگا۔ یا سنا ہوگا۔ کیا آپ کا پڑھ یا سن لینا کافی ہے۔ نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا اور متواتر عامل ہونا ضروری ہے۔

(۱) اب آپ اپنے دل میں غور کریں۔ کہ کیا آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے روزانہ نمازوں میں اور تہجد کی نماز میں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں۔ اور آپ نے اس کو اپنا معمول بنا لیا ہے۔

اگر حضور کا پیغام پڑھ یا سن کر ہی چھوڑ آئے ہیں۔ تو سوچیں آپ نے حضور کے ارشاد پر کیا عملاً قدم اٹھایا ہے۔ اب اس پر یہ عہد کریں۔ کہ روزانہ حضور کے لئے دعائیں کریں گے۔

(۲) پھر آپ سے حضور نے قربانیوں میں لگ جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس تسلسل میں آپ سے

(۱) یہ مطالبہ ہے۔ کہ "دوستوں نے سفر امریکہ کے لئے گذشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ "حفاظت خاص" یعنی جماعت احمدیہ کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقوم تجویز کی گئی تھیں۔ گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے۔ مگر جتنی ضرورت ہے۔ اتنا نہیں آیا۔ اس لئے میں اپنے مخلصوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں، کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے۔ کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو"۔

آپ حضور کا ارشاد پڑھ کر بتائیں۔ کہ کیا آپ نے شوریٰ کے موقعہ پر جو وعدہ کیا تھا۔ یا جو وعدہ آپ نے بعد میں کیا تھا۔ کیا اسے پورا کر دیا۔ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے۔ تو اب تو حضور بفضل خدا سفر یورپ پر تشریف لے جانے والے ہیں۔ آپ اپنا وعدہ کردہ حصہ فوراً ادا کردیں۔

اگر آپ نے وعدہ نہیں کیا۔ اور آپ کو اس کا علم اب ہی ہوا ہے۔ تو آپ اب اس میں حصہ لیں۔ مگر سب سے ضروری یہ ہے کہ یہ روپیہ فوری "خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ" میں ارسال کردیں۔

(۲) آپ کے پاس روپیہ ہے۔ جو آپ نے بنک وغیرہ میں رکھا ہوا ہے۔ تو وہ جس قدر ہے۔ سارا حضور کے اس ارشاد کے ماتحت "امانت خاص" میں تحریک جدید کی مد میں یا صدر انجمن احمدیہ کی مد میں ارسال فرما دیں۔ آپ کو جب بھی ضرورت ہوگی۔ آپ کو مطابق شرائط فوراً واپس مل جائے گا۔ اور آپ کی ضرورت بھی پوری ہو جائے گی۔ مگر سب سے ضروری یہ بات ہے۔ کہ آپ ایسا روپیہ یہ پڑھتے ہی ارسال کریں۔ تا روپیہ آ جانے پر حضور کو بے فکری ہو۔

(۳) تیسری بات حضور کے ارشاد میں یہ ہے۔ کہ آپ اپنی آمد میں سے پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں۔ جس قدر بھی کم سے کم ماہوار بچا سکیں۔ وہ بچت کر کے امانت خاص کی مد میں تحریک جدید یا صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کریں۔ تا یہ تھوڑی سی بچت آپ کے اور آپ کے اہل وعیال کے لئے ضرورت کے وقت کام آوے۔

حضور ایدہ اللہ نے جس ستائیس لاکھ کی امانت کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جس کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۴ء میں جب احرار اپنا سارا لاؤ لشکر لیکر حملہ آور ہوئے تھے۔ فرمایا تھا۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو آپ کے ہی فائدہ اور آرام کے لئے ہے۔ سلسلہ کے مفاد کی خاطر آپ کے پیش کیا ہے۔ پس آپ جس قدر ماہوار بچت کر سکیں۔ یا آپ زمیندار ہیں تو جس قدر فصلانہ بچت کر سکیں۔ اسے امانت خاص میں ادا کریں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ آپ کا جو روپیہ پڑا ہے۔ وہ بھی ارسال کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ میں یورپ ہو آؤں۔ تاکہ میں کام کے قابل ہو جاؤں۔ ایسی حالت میں میں بیوی بچوں کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے سب کو ساتھ لے جا رہا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ"۔

سب سے ضروری تو یہ ہے۔ کہ آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پر فوری توجہ فرما کر عملی قدم اٹھائیں۔ اور اپنا روپیہ ارسال فرما دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

حفظان صحت

دانتوں کی صفائی

(... احمد ترمذی ربوہ)

دنیا کی ہر مہذب قوم اور سوسائٹی نے صفائی کو تہذیب و تمدن کا جزو لاینفک قرار دیا ہے۔ اپنے گرد و پیش مادی ماحول کی صفائی کو عموماً اور چہرہ کی صفائی کو خصوصاً مقدم سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ انسانی جسم کا یہی حصہ کسی کے کردار اور شخصیت کا آئینہ دار ہے۔ چہرہ میں دانت نمایاں حیثیت اور مقام رکھتے ہیں۔ صاف اور صحت مند دانت نہ صرف چہرہ کی زینت بنتے ہیں۔ بلکہ ان کا انسان کی صحت پر بھی نمایاں اثر پڑتا ہے صفائی کے بغیر دانت نہایت گندے اور بدنما معلوم ہوتے ہیں۔ ان پر جمی ہوئی پیلے رنگ کی میل نہ صرف بری دکھائی دیتی ہے۔ بلکہ صحت کو خراب کرنے کا موجب بھی بنتی ہے اور پھر اس میل سے پیدا شدہ بدبو کی وجہ سے ساتھ بیٹھنے والے بھی نفرت محسوس کرتے ہیں

دانتوں پر میل کی تہیں جم جانے کی وجہ سے اس میں مضر صحت جراثیم پرورش پاتے ہیں۔ اور خوراک کو منہ میں چباتے وقت اس میں مل جاتے ہیں۔ اور پھر معدہ میں پہنچ کر پورے جسم میں پہنچ جاتے ہیں اور بظاہر یہ معمولی سی کوتاہی بہت سے امراض کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ اس سے دل پھیپھڑوں اور معدہ جیسے اہم اعضائے جسمانی کو بعض خطرناک بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں ان بیماریوں کا باعث وہ ننھے ننھے ذرات ہوتے ہیں۔ جو روٹی، پیسٹری، کیک اور بسکٹ اور دوسری میٹھی اشیاء کے کھانے کے بعد دانتوں کی سطح پر چپک جاتے ہیں جب منہ کے جراثیم ان ذرات پر عمل تبخیر کرتے ہیں تو دانتوں کی کھڑوں میں رہ جانے والی سطحوں) جن میں کہ خوراک کے ننھے ننھے ذرات پھنسے ہوئے ہوتے ہیں تیزابی مادے پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو دانتوں کا چونا ان میں حل ہونا شروع ہوتا ہے۔ اور دانتوں کی سطح نرم ہو جانے سے جراثیموں کو ان میں داخل ہونے کا موقعہ مل جاتا ہے یہ جراثیم دانت میں داخل ہو کر مزید تیزاب پیدا کرتے ہیں یہ تیزاب دانتوں سے مزید چونا نکال کر سوراخ بنا دیتا ہے۔ یہ سوراخ آنکھوں سے اوجھل دن بدن بڑھتا رہتا ہے۔ اور دانت کی جڑ تک پہنچ جاتا ہے۔ تب مریض کو جلن اور درد محسوس ہوتا ہے۔ اور گرم اور ٹھنڈی اشیاء بڑی شدت سے تکلیف دیتی ہیں۔ اس وقت سوائے دانت کے نکلوانے کے اور کوئی چارہ کارگر نہیں ہوتا۔ اس تکلیف سے بچنے کے لئے صرف ایک ہی چارہ ہے۔ کہ انسان اپنے دانتوں کو صاف رکھے اور کسی قسم کی کوئی چیز کھانے کے بعد کلی کر کے دانتوں میں پھنسے ہوئے خوراک کے ننھے ننھے ذرات نکال دے۔ نیز مسواک کا استعمال باقاعدگی سے کرے کیکر کی تازہ مسواک سے بہتر مسواک اور کوئی نہیں۔ اس کے علاوہ نیم۔ پھلاہی اور پیلو کی مسواکیں بھی دانتوں کی صفائی اور مضر صحت جراثیم کو مارنے میں ممد ہیں۔ جہاں یہ مسواکیں دستیاب نہ ہو سکتی ہوں وہاں ٹوتھ پیسٹ اور برش بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ مسواک کا باقاعدگی سے استعمال نہ صرف دانتوں کو صحت مند رکھتا ہے۔ بلکہ سنت نبوی بھی ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ حضور پانچوں نمازوں کے وقت مسواک سے دہن مبارک صاف کیا کرتے تھے۔ اور مسواک آپ کو بہت پیاری تھی۔ آپ بیماری کی حالت میں بھی مسواک طلب فرمایا کرتے تھے۔

پس دانتوں کی صفائی نہ صرف طبی لحاظ سے بلکہ اسلامی نقطہ نظر سے بھی بہت ضروری ہے!

سچی باتیں

(از مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی)

۱۱ مارچ کی لندن کی خبر ہے کہ سر الگزینڈر فلیمنگ صبح تک اچھے خاصے تھے صبح حسب دستور ان کی خادمہ نے ان کا ناشتہ ان کو پہنچایا۔ بس ذرا دیر کے بعد قلب کا دورہ پڑا، اور سر موصوف ۷۳ سال کی عمر میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے یہ سر فلیمنگ تھے کون؟ پنسلین کے موجد جنہیں ۱۹۴۵ء میں اس کی ایجاد میں نوبل پرائز (شعبہ طب) ملا تھا۔ اور پنسلین کیا ہے؟ پڑھے لکھوں میں کون اسے نہیں جانتا۔ طب جدید کی اکسیر اعظم وہ دوا جس کے تیر بہدف اور زود اثر ہونے پر ایک عالم ایمان لائے ہوئے ہے۔ اور جو خدا معلوم کتنی لاعلاج بیماریوں کا واحد علاج سمجھی جاتی ہے۔ اس بے مثال اور لاجواب دوا کا موجد خاص شہر لندن میں وقت موعود کے آجانے پر چٹ پٹ ختم ہو گیا۔ نہ یہ دوا آڑے آئی اور نہ کوئی اور دوا۔ بس وقت مقررہ پر اس دار فانی سے رخصت اسی طرح ہوا، جس طرح ہر روز ناسے اور انسان ہوا کرتا ہے۔

ہندی کا افلاس

حال میں آل انڈیا ریڈیو نے مختلف زبانوں میں ڈراموں کا انعامی مقابلہ کر دیا تھا۔ میں صرف اردو اور ہندی کے ان ڈراموں کو سن سکا۔ جو انعام کے قابل پائے گئے۔ لیکن مجھے یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں کہ اردو ڈراموں کا معیار ہندی ڈراموں سے کہیں اونچا تھا۔ بلکہ میں تو یہ بھی کہنے کو تیار ہوں کہ ہندی ڈرامے نشر کئے جانے کے قابل ہی نہ تھے۔ راشٹر بھاشا کی ترقی کا یہ یقیناً بہت افسوسناک پہلو ہے شاعری، ڈراما، چھوٹے افسانہ، ناول، تنقید اور مقالہ نویسی ان سارے میدانوں میں ہندی صحیح معیار سے ابھی بہت پرے ہے۔ اگر ہندی کو اسکے مرتبہ تک پہنچانا ہے، تو یہ کام محض نعرے لگانے اور اخبارات میں مضمون دینے سے نہیں پورا ہو سکتا۔"

یہ مراسلہ لیڈر (الہ آباد) میں نکلا ہے اور مراسلہ نگار کا نام ایشور چندر دریا گنج دہلی ہے — راشٹر بھاشا کے اس ادبی و لسانی افلاس پر کسی مسلمان میں ہمت ہے۔ کہ ذرا بھی زبان کھول سکے؟

جرم و اعانت جرم

معاصر قومی آواز میں تیج (دہلی) کے حوالہ سے ذیل کی خبر شائع ہوئی ہے:

سہارنپور ضلع نمائش میں گزشتہ رات گنڈا گردی کے انتہائی شرمناک مظاہرے ہوئے اور ان واقعات سے سارے شہر میں زبردست سنسنی پھیل گئی ہے۔ واقعات اس طرح ہیں کہ تین عیسائی نوجوان لڑکیاں ایک شخص کے ہمراہ دیکھنے گئیں۔ گنڈوں کی مختلف ٹولیوں نے ان لڑکیوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور ان کے ساتھ انتہائی شرمناک سلوک کیا۔ کوئی ان کے بدن پر چٹکیاں بھرتا تھا۔ اور کسی کے ہاتھ میں لڑکیوں کے گال تھے۔ غرضیکہ انہیں گھیر کر کافی دیر تک تنگ کیا گیا۔ سینکڑوں شریف لوگ دور کھڑے یہ واقعہ دیکھ رہے تھے۔ اور اس گنڈا گردی پر افسوس کر رہے تھے۔ گنڈے کہہ رہے تھے۔ کہ ہندوؤں کو اس معاملے میں دخل نہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ لڑکیاں عیسائی ہیں۔ آخر لڑکیاں روتی چلاتی ڈاک بنگلہ کے قریب پہنچ کر بیہوش ہو کر گر پڑیں گو نمائش کے میدان میں پولیس کا کیمپ تھا اور جگہ جگہ پولیس تعینات تھی۔ لیکن گنڈوں کے ڈر سے پولیس حرکت میں نہ آئی"۔

ان تماشائیوں میں اگر مسلمان بھی شامل تھے۔ تو صورت حال اور زیادہ شرمناک اور قابل ملامت ہے۔ مسلمان تو روئے زمین پر اللہ میاں کی پولیس ہے۔ اس کا کام تو ہر معصیت و ہر بدکاری سے دوسروں کو بچانا ہے نہ کہ اس میں کسی قسم کا لطف لینا۔ لیکن بقول مسیح دعوت روایت انجیل۔ جب نمک ہی اپنی نمکینی کھو دے۔ تو اسے کس چیز سے نمکین کیا جائے؟ گنڈہ گردی کے علاوہ ایک چیز گنڈہ نوازی ہے، فحش کاری کے منظروں کو روک دینے کے بجائے انہیں محض دیکھتے رہنا اس سے ہمت گنڈوں، بدمعاشوں، لفنگوں کی بڑھتی ہے۔ اور انہیں شہ ملتی ہے۔ اس کے برعکس اگر عام آبادی میں احساس بدی سے روکنے کا پیدا ہو جائے تو ایسے منظروں کے اس کثرت سے اعادہ کی نوبت ہی کیوں آتی ہے!

پردہ اور تعلیم

لاہور کے ایک انگریزی روزنامہ میں ایک مراسلہ ہے:۔

ربوہ میں پچھلے دنوں جو سالانہ لیڈیز کانفرنس ہوئی۔ اس میں پانچ اہم بولنے والیوں میں سے چار ایم۔ اے کی ڈگریاں رکھتی تھیں۔ اور ایک ان میں سے پی ایچ ڈی بھی تھیں۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ پانچوں پردہ نشین خاتونیں ہوم تھیں اور اپنی شروع تعلیم سے برابر پردہ ہی میں رہی ہیں"۔

ربوہ والوں اور والیوں کے اور عقائد جیسے بھی ہوں۔ یہاں اس سے بحث نہیں۔ کام کی بات یہ ہے کہ "تعلیم" اور "بے پردگی" کو جو لازم و ملزوم سمجھ لیا گیا ہے۔ اور علانیہ کہا جانے لگا ہے کہ پردہ کے ساتھ تعلیم محالات سے ہے۔ تو اس دلیل کے عملی جواب کی ایک زندہ مثال تو یہ ہاتھ آہی گئی ہے — تعلیم کا جو مفہوم اس وقت چلا ہوا ہے۔ اسکے لحاظ سے تعلیم ہی شریعت اسلام میں کب مقصود و مطلوب ہے۔ لیکن بہرحال جیسی بھی ہے ادب زبان، تاریخ، جغرافیہ، ریاضی، منطق، فلسفہ، فزکس کیمسٹری وغیرہ بکثرت علوم۔ فنون و صناع، ایسے ہیں۔ جو قانون حجاب کی پوری پابندی کے ساتھ سیکھے جا سکتے ہیں۔ (صدق جدید ۲۵ اپریل ۱۹۵۵ء)

ضروری اعلان

بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتیں اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ چندہ تحریک خاص اور چندہ سفر امریکہ و یورپ ایک ہی تحریک یا چندہ کے دو مختلف نام ہیں۔ یعنی تحریک خاص میں چندہ سفر امریکہ و یورپ شامل ہے یہ درست نہیں ہے ــــ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ تحریک خاص کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۴ء میں تین سال کے لئے جاری فرمایا تھا اور موصی احباب کے لئے اس کی شرح دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصیوں کیلئے ایک پیسہ فی روپیہ مقرر کرتے ہوئے حضور نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا تھا۔

چندہ سفر امریکہ طوعی چندہ ہے۔ جس کی تحریک خود احباب جماعت کی طرف سے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء میں پیش ہوئی تھی۔ اس وقت اس خرچ کا اندازہ ۷۵۰۰۰ روپے لگایا گیا تھا جس کے پیش نظر جماعت نے کچھ نقد رقم ادا کی اور کچھ وعدہ جات لکھوائے۔ اس وقت تک اس مد میں کل وصولی ۲۸۳۴۱/ روپے ہوئی ہے۔ اب بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے سفر یورپ پر خرچ کا اندازہ دو لاکھ روپے سے بھی زائد لگایا گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو اس تحریک کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئیے تاکہ یہ رقم جلد از جلد پوری ہو جائے ــــ حضور نے اپنے پیغام ۱۳ مارچ ۱۹۵۵ء میں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔

ناظر بیت المال ربوہ

پہلی سہ ماہی کی تاریخ میں توسیع

بعض مجالس کی طرف سے یہ تجویز ہوئی ہے کہ چونکہ طلباء کے امتحان ہو رہے ہیں اس لئے وہ امتحان میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔ لہذا آخری تاریخ ۳۰ مارچ کی بجائے ۳۰ اپریل کر دی جائے۔ ان کی اس تجویز پر پہلی سہ ماہی کی تاریخ ۳۰ اپریل تک بڑھائی جاتی ہے۔ خدام کو زیادہ سے زیادہ کتب کے امتحان میں حصہ لینا چاہئیے۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ زعماء اپنے اپنے طور پر امتحان لیں گے۔ اور نتائج کی اطلاع دفتر مرکزیہ کو دیں گے تاکہ مرکز اسناد جاری کر سکے۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

بعض دوست رشتہ ناطہ کے اشتہارات دفتر الفضل میں براہ راست بھیج دیتے ہیں۔ دوستوں کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رشتے ناطے کے سلسلے میں کوئی اعلان بغیر منظوری نظارت امور عامہ الفضل میں شائع نہیں ہو سکتا۔

دعائے مغفرت

عاجز کا لڑکا منور احمد خان عمر سترہ سال بوجہ اپریشن سول ہسپتال کوئٹہ میں وفات پا گیا ہے۔ احباب اس کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز اس غمزدہ کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

عبدالواحد خان مکان ۱۳-۳/۳-۱ طاہر خان روڈ متصل شارع فاطمہ جناح کوئٹہ

احباب الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں!

احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ

(۱) تمام آسودہ حال دوست الفضل کی خریداری قبول کریں۔

(۲) اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دے وہ دوسرے مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں۔

(۳) ہر جماعت میں کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور منگوایا جائے (م)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے

دردمندانہ دعائیں اور صدقات

نائیجیریا:۔ محترم انچارج صاحب نائیجیریا مشن اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی علالت کی خبر سن کر تمام احباب کو دلی رنج ہے۔ جس روز مجھے خبر ملی تھی اسی روز میں نے جماعتوں کو تاروں اور سرکلر کے ذریعہ خبر دیدی تھی۔ اخبار ٹروتھ میں شائع کر دیا گیا تھا۔ نیز وہاں پر تین بکرے بطور صدقہ بھی ذبح کئے گئے (وکیل التبشیر)

بھیرہ:۔ حضور کی صحت یابی کیلئے صدقات کے طور پر جماعت احمدیہ بھیرہ نے ایک بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت غرباء و مساکین میں تقسیم کیا۔ اور کچھ نقد رقم بھی بیوگان وغیرہ میں تقسیم کی گئی اور حضور اقدس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی گئی۔ (نام ...) سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھیرہ

ضروری اطلاع

بعض احباب جماعت اور اراکین و عہدہ داران انصار ــ خطوط انصار اللہ مرکزیہ کے عہدہ داران کے ذاتی نام پر بھیج دیتے ہیں جس کی وجہ سے نام پر بھیجی ہوئی ڈاک تاخیر سے دفتر ہذا میں پہنچتی ہے۔ مرکز سے اس کا جواب بھی تاخیر سے دیا جاتا ہے۔ اس لئے احباب کو چاہئیے مرکزیہ انصار اللہ کی ڈاک کسی کے ذاتی نام کی بجائے صدر یا نائب صدر مرکزیہ انصار اللہ کے پتہ پر بھجوائی جایا کرے۔

اسی طرح بعض احباب چندہ انصار کی رقم بھی مرکزیہ عہدہ داران انصار کے ذاتی نام پر بھیج دیتے ہیں یہ بھی درست نہیں ہے۔ آئندہ ہر ایک قسم کی رقم چندہ انصار کے ذاتی نام کی بجائے صرف "دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے پتہ پر بھیجی جایا کرے۔ منی آرڈر کوپن پر صرف اس قدر لکھ دینا کافی ہوگا۔ "چندہ انصار اللہ" اگر چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ کے لئے بھیجا گیا ہو تو "چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ" لکھ دیا جایا کرے۔ امید ہے احباب آئندہ اس قسم کی فروگذاشت نہ ہونے دیں گے۔ (نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) حضرت مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری تبدیلی آب و ہوا کے بعد پشاور سے واپس ربوہ تشریف لے آئے ہوئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جن جن طلباء نے امتحانات میں کامیابی کی دعا کیلئے لکھا تھا ان کے لئے بھی اور باقی سب طلباء کیلئے بھی دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ آمین۔

مولوی صاحب موصوف کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔ لیکن بعض اوقات ضعف ہو جاتا ہے۔ صحت کاملہ کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ (بشارت احمد واقف زندگی ربوہ)

(۲) میرے ایک بہت عزیز دوست نعمت اللہ خاں عرصہ دو ماہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خورشید عباسی بھیرہ بس سروس سرگودھا

(۳) میرے دو لڑکے امسال بی ایس سی و ایف اے کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (ایکس) صوبیدار میجر ظہیر محمد خاں لاہور

(۴) ۷ اپریل سے ہمارا (بی۔ٹی و سی۔ٹی کے طلباء کا) فائنل امتحان ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین

سید محمد شاہ بی۔ٹی کلاس سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور

(۵) میری چھوٹی ہمشیرہ دو اڑھائی ہفتے سے نمونیا اور ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہے چند ماہ کے وقفہ کے بعد وہ دوبارہ ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہوئی ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

حمید المجاہد ایم۔اے سٹوڈنٹ خلف مولوی بذل الرحمٰن صاحب مرحوم راولپنڈی

(۶) خادم امسال بی اے کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ رحمت اللہ شیخ مینشن ۹۵ شاہ عالمی گیٹ لاہور

شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت کی علالت

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عزیزم شیخ نور احمد صاحب منیر بیروت میں انفلوئنزا سے بیمار ہو گئے ہیں۔ جملہ احباب کرام عزیز موصوف کی صحت یابی کیلئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

شیخ محمد دین سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ

---

(۴) جن جماعتوں میں کوئی بھی ایسے دوست نہیں جو خود پرچہ خرید سکیں وہ مل کر جماعتی طور پر خریدیں۔

(۵) اگر کوئی چھوٹی جماعت روزانہ پرچہ خرید نہیں سکتی تو کم از کم خطبہ نمبر ضرور خریدے۔

الحمد للہ کہ بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ دیگر ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتوں میں الفضل کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو اور کوئی جماعت ایسی نہ رہے جہاں الفضل نہ جاتا ہو۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ۔

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی شکایت ہو۔ تو دفتر ہذا سے دریافت کرسکے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

۱۳۱۸۵ ع ق منکہ علی احمد خاں ولد علی شیر خاں صاحب قوم بلوچ پیشہ زراعت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن انبیہٹہ ضلع مظفر نگر یو۔پی آج بتاریخ ۳ فروری ۱۹۵۵ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین جو کہ میرے قبضہ میں ہے۔ تقریباً ۲۲ بیگھہ خام ہے۔ جس کا میں اکیلا مالک ہوں۔ اس جائیداد کی قیمت فی بیگھہ -/۲۰۰ روپیہ کے حساب سے بائیس بیگھہ کی کل قیمت -/۴۴۰۰ روپے بنتی ہے۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس جائیداد کے حصہ کو کسی وجہ سے میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں۔ تو انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے ترکہ میں سے حاصل کرے۔ میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں اور بھی اگر اپنی زندگی میں کوئی جائیداد یا آمدنی پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد علی احمد خاں بقلم خود گواہ شد انور احمد خاں ساکن انبیہٹہ۔ گواہ شد غلام نبی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انبیہٹہ

۱۳۱۸۶ ع ق منکہ شیر محمد خاں ولد بھول خاں قوم بلوچ عمر ۴۲ سال پیشہ زراعت پیدائشی احمدی ساکن انبیہٹہ ڈاکخانہ گڑھی پختہ ضلع مظفر نگر یو۔پی آج بتاریخ ۳ فروری ۱۹۵۵ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین جو کہ میرے قبضہ میں ہے۔ تقریباً ۱۱ بیگھہ خام ہے۔ جس کا میں اکیلا مالک ہوں۔ جس کی قیمت فی بیگھہ کے حساب سے -/۲۰۰ روپے بنتی ہے۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ اگر اس کو کسی وجہ سے اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں۔ تو انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے ترکہ میں سے حاصل کرے۔ میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں اور بھی اگر کوئی آمدنی یا جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد شیر محمد خاں۔ گواہ شد غلام نبی بقلم خود مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم انبیہٹہ۔ گواہ شد علی احمد خاں بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ انبیہٹہ۔

پاکستان کی اقتصادی ترقی کا جائزہ

اقتصادی کمیشن برائے ایشیاء و مشرق بعید کی رپورٹ

اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن برائے ایشیاء و مشرق بعید نے (ایکیفے) کے متعلق اپنی رپورٹ میں پاکستان کی صنعتی و اقتصادی ترقی کا جائزہ لیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق گذشتہ سال پاکستان نے اقتصادی میدان میں نمایاں ترقی کی ہے۔ اقتصادی کمیشن کے ماہرین نے ۱۹۵۴ء کو پاکستان کی اقتصادی ترقی کا اہم ترین سال قرار دیا ہے۔ اس رپورٹ کے پاکستان سے متعلقہ حصوں کا ترجمہ و ملخص درج ذیل ہے

پاکستان ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء میں جس غذائی قلت سے دوچار تھا وہ ۱۹۵۴ء میں ختم ہو چکی تھی۔ اس قلت کے خاتمہ کا باعث دو عناصر۔ غیر ملکی امداد اور ملک کی غذائی اجناس میں اضافہ قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ جنگ کوریا کے خاتمہ کے بعد پاکستان میں کپاس اور خام پٹ سن کے جو ذخائر گذشتہ دو سالوں سے چلے آرہے تھے۔ ۱۹۵۴ء میں ان فاضل ذخائر کا بھی کافی حد تک علاج کیا گیا۔ اور ملکی صنعت پارچہ بافی کی ترقی سے یہ بقایا مال ایک بڑی حد تک ملک میں ہی صرف کر لیا گیا۔

کپاس اور پٹ سن

پاکستان کی غیر ملکی زر مبادلہ کی آمدنی کا بیشتر دارومدار اس کی دو اہم ترین زرعی فصلوں کپاس اور پٹ سن پر ہے۔ ان فصلوں سے پاکستان کو کس قدر آمدنی ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ اس حقیقت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہ دونوں فصلیں پاکستان میں علی الترتیب نقرئی و طلائی ریشوں کے نام سے یاد کی جاتی ہیں۔ ان دونوں اجناس کی بین الاقوامی مانگ گذشتہ چند سال سے روز بروز کم ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ دنیا کے بیشتر ملکوں میں کارخانہ ہائے پارچہ بافی میں مصنوعی ریشوں سے کپڑا تیار کیا جانے لگا ہے۔ اور مصنوعی ریشے (ریان و نائیلن وغیرہ) کی مانگ میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان اس صورت حال سے بخوبی آگاہ ہے۔ لہٰذا اب یہاں متبدل حالات کے پیش نظر ملکی معیشت کے ڈھانچہ میں بھی کامیاب اور مناسب تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ پاکستان کے ارباب اختیارات نے اندازہ لگایا تھا۔ کہ ۱۹۵۵ء میں تقریباً اڑھائی لاکھ ٹن چاول دساور کو بھیجے جا سکیں گے۔ اگرچہ یہ اندازہ غلط ہونے کے امکانات پیدا ہو گئے۔ جس کی وجہ مشرقی پاکستان میں غیر ملکی سیلاب ہوں کی وجہ سے غذائی اجناس کی مانگ میں اضافہ تھا۔ بہرکیف اس سال مجموعی طور پر پاکستان میں غذائی اجناس کا زیر کاشت رقبہ اور پیداوار گذشتہ سالوں کی نسبت کافی زیادہ رہی۔ ارباب حکومت نے بہتر بیجوں کی بہم رسانی کیمیاوی کھادوں کے استعمال اور کیڑے وغیرہ کی روک تھام کے لئے مناسب اہتمام کیا۔ جس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔ اور غذائی و دوسری اجناس کی پیداوار و معیار میں نمایاں ترقی ہوئی۔

صنعت پارچہ بافی

خام مال کی بہتات اور گھریلو منڈیوں میں مانگ میں اضافہ کے پیش نظر پاکستان کی صنعت پارچہ بافی کی گنجائش اور پیداوار کی حوصلہ افزائی ہوئی اور ۱۹۵۴ء تک یہاں ۷ لاکھ ۴۳ ہزار تکلے اور ۱۲ ہزار کرگھے نصب کئے گئے۔ ۱۹۵۳ء میں پاکستانی ملوں میں تکلوں کی تعداد ۴ لاکھ دس ہزار اور کرگھوں کی تعداد سات ہزار تھی۔ پاکستان اس میدان میں جس رفتار سے ترقی کر رہا ہے۔ وہ اگر برقرار رہی تو ۱۹۵۵ء کے وسط تک پاکستانی کارخانے ملک کے لئے ادنےٰ و اوسط درجہ کے کپڑے کی ضروریات کو پورا کر سکیں گے۔ جہاں تک پٹ سن کی مصنوعات کا تعلق ہے۔ پاکستان اس میدان میں نہ صرف خود کفیل ہو چکا ہے۔ بلکہ پاکستانی پٹ سن کی مصنوعات برآمد ہونا بھی شروع ہو گئی ہیں۔ صنعتی ترقی کے منصوبہ کے مطابق ۱۹۵۴ء میں پٹ سن کے کارخانوں میں جس قدر مشینری نصب ہونی چاہیئے تھی۔ درحقیقت اس سے زیادہ مشینری نصب کی جا چکی ہے۔ شمار و اعداد کے مطابق ۱۹۵۵ء کے اوائل میں کرگھوں کی تعداد چھ ہزار اور ۱۹۵۵ء کے آخر یا ۱۹۵۶ء کے اوائل میں یہ تعداد دس ہزار تک پہنچ جائے گی۔

نجی سرمایہ کاری

اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن برائے ایشیاء و مشرق بعید کے ماہرین نے اس حقیقت کو ملک کی صنعتی و اقتصادی ترقی کے لئے نیک فال قرار دیا ہے۔ کہ صنعتی میدان میں گذشتہ چند سالوں میں نجی سرمایہ کاری میں خوشگوار اضافہ ہوا ہے۔ لیکن ان ماہرین نے حکومت پاکستان کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ نجی سرمایہ کی توجہ صنعتی میدان کی طرف مبذول رکھنے کے لئے سرکاری سرمایہ کاری میں بھی اضافہ کرتی رہے۔ اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ حکومت کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا ملکی صنعتیں اس سطح پر پہنچ گئی ہیں یا نہیں۔ کہ وہ غیر ملکی صنعتوں کا مقابلہ کر سکیں۔

پاکستانی صنعتوں کو یہ مقام حاصل کرنے کے لئے انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ غیر ملکی منڈیوں میں جگہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک میں بھی غیر ملکی مال کی کھپت کے امکانات کو ختم کر دیں۔ یہ سطح پاکستانی صنعتوں کی ترقی کا نقطہ عروج ہوگا۔ عوامی نجی سرمایہ کاری کا آغاز یوں تو چند سال پیشتر ہی ہو چکا تھا۔ لیکن اس میں توسیع ۱۹۵۴ء ہی میں ہوئی۔ اور عوامی و نجی صنعتوں کی گنجائش و پیداوار میں غیر ملکی اضافہ ہونے لگا۔ لیکن ملک کی بہتر غذائی حالت کے باوجود افراط کا دباؤ بالکل ختم نہیں ہوا۔ اور تجارتی توازن کی پوزیشن تاہنوز مشکل ہے۔ مگر غیر ملکی امداد میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جس کے پیش نظر توقع ہے۔ کہ صورت حال کافی بہتر ہو جائے گی۔

نئے ٹیکس عائد کرنے کا مشورہ

اقتصادی کمیشن نے اپنی سالانہ رپورٹ میں پاکستان کو مشورہ دیا ہے۔ کہ اسے زرعی و اقتصادی ترقی کے میدان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ملک کی افرادی طاقت سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہیئے کمیشن نے نظام محاصل کو بہتر بنانے اور نئے ٹیکس عائد کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیتے ہوئے کہا کہ

کہ حکومت کو نئے ٹیکس نافذ کرنے کی گنجائش نکالنی چاہیئے۔ کمشن نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ حکومت کو غیر ترقیاتی اخراجات میں زیادہ سے زیادہ کمی کرکے اس سرمایہ کو ترقیاتی منصوبوں پر صرف کرنا چاہیئے۔ کمشن نے غیر ملکی سرمایہ کاری کے رجحان کو پسند کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اگرچہ اس سرمایہ سے ملک کی صنعتی ترقی پر شاندار اثر پڑا ہے۔ لیکن حکومت کو صرف غیر ملکی سرمایہ پر ہی انحصار نہیں رکھنا چاہیئے۔ اور ایسے اقدامات اختیار کرنے چاہئیں۔ کہ نجی سرمایہ کاروں کو ملکی صنعتوں میں سرمایہ لگانے کی ترغیب ہو۔

دشواریاں

پاکستان کے ترقیاتی منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے میں گوناگوں دشواریاں اور مشکلات حائل ہیں۔ ایک دشواری تو فنی کاریگروں کا حصول ہے۔ غیر ملکی زرمبادلہ کی کمی اس کے سوا ہے۔ بہرکیف ارباب حکومت نے غیر ملکی زرمبادلہ کی کمی کے باوجود ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اب پاکستان میں کئی اہم اشیاء صارفین تیار ہونے لگی ہیں۔ اور اس طرح غیر ملکی زرمبادلہ میں کافی بچت ہو رہی ہے۔ حکومت یہ روپیہ مشینری درآمد کرنے پر صرف کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی حکومت غیر ممالک سے حتی الامکان زیادہ سے زیادہ امداد حاصل کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت پاکستان نے امریکہ سے ایک اقتصادی معاہدہ بھی طے کیا ہے۔ جس کے تحت اسے گیارہ کروڑ ڈالر کی مالیت کی اقتصادی امداد ملے گی۔ ۱۹۵۴ء میں اقتصادی امداد کی کل مالیت صرف اڑھائی کروڑ ڈالر تھی۔

حکومت پاکستان نے ۴½ ۳ کروڑ روپے کے اخراجات سے آبپاشی کے ذرائع کو ترقی دینے کی غرض سے ایک پانچ سالہ منصوبہ مرتب کیا ہے۔ یہ منصوبہ آبپاشی کے ان منصوبوں سے علاوہ ہوگا۔ جو ایک ارب ۸۱ کروڑ روپے کے مصارف سے پاکستان کے مختلف علاقوں میں مکمل کئے جائیں گے۔ ان منصوبوں پر حکومت ۶۰ کروڑ روپیہ پہلے ہی صرف کر چکی ہے۔ ان منصوبوں کی تکمیل کے بعد وافر مقدار میں زرعی اجناس پیدا ہونے لگیں گی۔ اور مختلف اجناس کا معیار بھی بلند ہو جائے گا۔ منصوبہ آبپاشی میں گنگا کوباک سکیم اور عباسیہ کینال پروجیکٹ کی تکمیل شامل ہے۔ اس وقت مرکزی حکومت جن منصوبوں کو مغربی و مشرقی پاکستان کے مختلف علاقوں میں عملی جامہ پہنا رہی ہے۔ اس میں ورسک سکیم کرم گڑھی کا کثیر المقاصد منصوبہ تونسہ بیراج اور رسول کی تکمیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کمشن نے اپنی رپورٹ میں اس علاقہ کے دوسرے ممالک کی اقتصادی حالت کا بھی جائزہ لیا ہے۔ اور ان کے پاکستان سے موازنہ کے بعد یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ پاکستان نے غیر معمولی ترقی کی ہے۔ رپورٹ میں تجارتی ترقی کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میدان میں بھی پاکستان نے نمایاں ترقی کی ہے۔

گورنر جنرل کی منظوری کے بغیر اسمبلی کا کوئی قانون نافذ نہیں ہو سکتا

فیڈرل کورٹ نے تمیز الدین کیس میں اپنا مکمل فیصلہ شائع کر دیا

لاہور ۱۴ر اپریل۔ فیڈرل کورٹ آف پاکستان نے کل مولوی تمیز الدین خاں کے مقدمہ کے سلسلہ میں اپنے فیصلہ کا مفصل متن شائع کر دیا ہے۔ یاد رہے۔ اس مقدمہ میں فیڈرل کورٹ نے کثرت رائے سے سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ کے خلاف وفاق پاکستان اور پانچ مرکزی وزراء کی اپیل منظور کر لی تھی۔ چیف جسٹس مسٹر محمدؐ منیر مسٹر جسٹس محمدؐ اکرم۔ مسٹر جسٹس اے آر کارنیلیس مسٹر جسٹس محمدؐ شریف اور مسٹر جسٹس ایس۔ اے رحمٰن پر مشتمل فیڈرل کورٹ کے بنچ کا فیصلہ ۱۹۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں مسٹر جسٹس اے آر کارنیلیس کا اختلافی فیصلہ شامل ہے۔ عدالت نے تقریباً دو ہفتے قبل اپنے حکم میں یہ قرار دیا تھا۔ کہ جب دستور ساز اسمبلی پاکستان کے دستور ساز ادارہ کی حیثیت سے کام کر رہی ہو۔ تو اس کے قوانین کے لئے گورنر جنرل کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔

چیف جسٹس مسٹر محمدؐ منیر کا فیصلہ ۹۶ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں انہوں نے مقدمہ پر سیر حاصل تبصرہ کرتے ہوئے یہ قرار دیا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کو قانون آزادی ہند مجریہ ۱۹۴۷ء کی دفعہ ۸ کی ضمنی دفعہ (۱) کے تحت کام کرتے وقت اس قانون کی دفعہ ۶ کے مفہوم کے مطابق مملکت کی لیجسلیچر کی حیثیت حاصل ہے۔ مسٹر جسٹس محمد منیر نے کہا ہے کہ اس دفعہ ۶ کے سب سیکشن (۳) کے تحت لیجسلیچر کے تمام قوانین کے لئے گورنر جنرل کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے اور چونکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۲۳ الف (جس کے تحت سندھ چیف کورٹ نے حکم جاری کرنے کا اختیار استعمال کیا) کو گورنر جنرل کی منظوری حاصل نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے اسے ابھی قانون کی حیثیت حاصل نہیں ہوئی۔ لہذا عدالت کو یہ حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ فیصلہ میں کہا گیا ہے اس منطقی نتیجہ کے پیش نظر ہم مقدمہ کے دوسرے مابہ النزاع امور خواہ ان کی اہمیت کتنی ہی ہو۔ کی تفصیلات میں نہیں جا سکتے۔ چنانچہ چیف جسٹس مسٹر محمدؐ منیر نے اپیل کو منظور کر لیا۔ سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ کو کالعدم قرار دے دیا۔ اور ساتھ ہی وفاق پاکستان اور مرکزی حکومت کے بعض وزراء کے خلاف حکمناموں کے اجراء کو بھی غیر قانونی قرار دیا۔ انہوں نے یہ حکم دیا۔ کہ فریقین مقدمہ اپنے اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔ مسٹر جسٹس اے ایس ایم اکرم۔ مسٹر جسٹس محمدؐ شریف اور مسٹر جسٹس ایس اے رحمان نے اپیل کی منظوری کے حکم سے اتفاق کیا لیکن مسٹر جسٹس اکرم اور مسٹر جسٹس رحمان نے الگ مختصر فیصلے بھی لکھے۔ جن میں انہوں نے قانونی آزادی کے متعلقہ حصوں کی صحیح تعبیر اور منشاء کے بارے میں اپنی آراء پیش کی ہیں۔

کراچی ۱۴ر اپریل۔ مصری وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر ۱۹ر اپریل کو مصری فضائیہ کے ایک طیارہ میں کراچی پہنچیں گے۔ یہاں سے وہ سرکاری دورہ پر دہلی بھی جائیں گے۔ یاد رہے ان کا پروگرام پہلے بھارت جانے اور پھر پاکستان آنے کا تھا۔ کراچی میں اپنے قیام کے دوران میں کرنل ناصر گورنر جنرل اور مرکزی وزراء سے باہمی دلچسپی کے معاملات پر بات چیت کریں گے۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

باعث مسرت ہے کہ ربوہ کے نوجوانوں نے اپنے اس فرض کو محسوس کیا ہے۔ چنانچہ ایک اجلاس میں انہوں نے جو قرارداد پاس کی ہے پرسوں کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ جس کو ہم یہاں پھر ایک بار نقل کرتے ہیں

"ہم جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ یہ عہد کرتے ہوئے اپنے محبوب امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر جماعت احمدیہ میں کوئی شریر عنصر جماعت کی وحدت و سالمیت کے خلاف کوئی آواز کسی جگہ بھی اٹھائیگا یا کسی رنگ میں فتنہ کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو ہم اسے ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ ہم نے احمدیت کو خدا تعالیٰ کے لئے اختیار کیا ہے۔ پس جماعت میں فتنہ پھیلانے والی بات خواہ ہمارے عزیز ترین وجود سے بھی ظاہر ہو۔ تو ہم اس کا پوری طاقت سے مقابلہ کریں گے اور اس وقت تک دم نہیں لیں گے۔ جب تک کہ اس فتنہ کا قلع قمع نہ کر دیں۔ حتے کہ اگر اسلام کی راہ میں جان بھی قربان کرنی پڑے تو ہرگز گریز نہیں کریں گے۔ اور اسے عین سعادت سمجھیں گے"۔

ہم اپنے نوجوانوں کی توجہ اس اجلاس میں مقامی امیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی کا جو پیغام پڑھا گیا ہے۔ اس کی طرف خصوصاً دلاتے ہیں۔ جس میں آپ نے فرمایا ہے۔

"میرے نزدیک دین کا مرکزی نقطہ تقوےٰ ہے جس کا مقام مومن کا قلب ہے۔ تقوےٰ کا تصور بہت گہرا اور بہت وسیع ہے۔ مگر اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انسان اپنے ہر قول اور ہر فعل اور ہر حرکت اور ہر سکون میں خدا کی رضا کی تلاش اور اس کی ناراضگی سے بچنے کی کوشش کو اپنا مقصود و مدعا بنائے۔ اور ہر بات کہتے ہوئے اور ہر کام کرتے ہوئے بلکہ ہر کام سے رکتے ہوئے بھی یہ سوچ لیا کرے۔ کہ کیا اس میں کوئی پہلو خدا کی ناراضگی کا تو نہیں ہے"۔

یہ الفاظ چاہیئے کہ ہر خادم نہیں بلکہ ہر احمدی اپنے لوح دل پر نقش کرے۔ جس بات کا وعدہ ربوہ کے خدام نے اپنی قرارداد میں کیا ہے۔ اس کی جان تقوےٰ ہے۔ اگر ہماری جماعت کا ہر فرد خاص کر نوجوان ہر کام میں تقوےٰ کو پیش نظر رکھے گا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ...